142953 ـ غير شرعی عدالتوں اور سول كورٹ سے طلاق كی توثيق كرانا

سوال

كيا كسی مسلمان عورت كے ليے غير اسلامی عدالتوں كے ذريعہ طلاق حاصل كرنے كی كوشش كرنا جائز ہے، كيونكہ عورت كو اسلامی طور پر بالفعل طلاق دی جا چكی ہے اور وہ اپنی عدت پوری كر رہی ہے، تو كيا وہ دوبارہ عدالت كے ذريعہ طلاق حاصل كر سكتی ہے ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

جيسا كہ آپ نے بيان كيا ہے كہ جب عورت كو شرعی طور پر طلاق ہو چكی ہو اور وہ اسے سول كورٹ يعنی غير شرعی عدالت سے توثيق كرانا چاہے اور اس كے ملك اور علاقے ميں شرعی عدالت نہ ہو تو ايسا كرنا جائز ہے؛ كيونكہ طلاق كی توثيق كے نتيجہ ميں عورت كے حقوق كا ثبوت ملتا ہے، اور آئندہ مستقبل ميں نزاع اور جھگڑے سے نجات حاصل ہوگی اور وہ دوسری شادی بھی كر سكےگی، اس كے علاوہ اور بھی كئی ايك مصلحتيں پائی جاتی ہيں.

فقهاء شريعت كمپليكس امريكہ كی دوسری كانفرنس جو كوپن ہيگن ڈنمارك ميں رابطہ عالم اسلامي كے تحت 4 ـ 7 جمادی الاول 1425 هـ الموافق 22 ـ 25 جون 2004 ميلادی ميں منقد ہوئی اس كا اختتامی بيان يہ تھا:

جب مرد اپنی بيوی كو شرعی طلاق دے دے تو اس كے ليے ان غير شرعی عدالتوں سے طلاق توثيق كرانے ميں كوئی حرج نہيں، ليكن جب خاوند اور بيوی كا طلاق كے متعلق آپس ميں جھگڑا اور تنازع ہو تو پھر شرعی عدالت نہ ہونے كی صورت ميں قانونی كاروائی پوری كرنے كے بعد اسلامی مراكز شرعی عدالت كے قائم مقام ہونگے.

اور شادی كو ختم كرنے كے ليے صرف يہ قانونی كاروائی مكمل كرنے سے ہی شرعی طور پر شادی ختم نہيں ہوگی " انتہی.

مزيد فائده كے ليے آپ سوال نمبر (127179) كے جواب كا مطالعہ ضرور كريں.

واللہ اعلم .